REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۵ ″

۲۱ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۶ ہجرت ۱۳۴۱ ھش | ۲۶ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو قبل دوپہر ضعف کی شکایات رہی۔ شام کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر تھی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ایک نیا اعزاز

برطانیہ کے مشہور سائنسی ادارہ کی طرف سے میکسول میڈل کی پیشکش

لندن ۲۳ مئی۔ برطانیہ کے نامور سائنسی ادارے "دی انسٹی ٹیوٹ آف فزکس اینڈ فزیکل سوسائٹی" کی طرف سے کل محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو "میکسول میڈل" پیش کیا جائے گا۔ ادارہ مذکور کے ایک ترجمان نے بتایا ۳۶ سالہ مشہور عالم پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (جو لنڈن کے امپیریل کالج فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں پروفیسر ہیں) کو یہ میڈل ابتدائی ذرات سے متعلق سائنسی نظریات کو آگے بڑھانے کے سلسلہ میں ان کی نمایاں خدمات کی وجہ سے پیش کیا جارہا ہے۔ سائنسی ادارہ کے چیئرمین سر جان کو کرافٹ ادارہ کے سالانہ کنونشن میں یہ میڈل پروفیسر سلام کو عطا کریں گے۔ پروفیسر سلام پہلے سائنسدان ہیں جنہیں یہ نیا میڈل پیش کیا جارہا ہے۔ اسے ادارہ مذکور نے انیسویں صدی کے مشہور برطانوی سائنسدان پروفیسر جیمز کلارک میکسول آنجہانی کی یاد میں حال ہی میں جاری کیا ہے۔ ریڈیو، روشنی اور گرمی کی لہروں سے متعلق پروفیسر میکسول کی تحقیقات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

پروفیسر سلام نے ایک بیان میں کہا کہ میکسول میڈل کا ایوارڈ ان کے لئے عزت افزائی کا موجب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ ابتدائی ذرات سے متعلق نظریات کے بارہ میں گذشتہ دس سال سے تحقیقات کر رہے ہیں ؛

جنرل اسمبلی کے صدارتی انتخاب میں عرب ممالک محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی حمایت کریں گے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۵ مئی۔ عرب وفود کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ صدارتی انتخاب میں عرب ممالک پاکستان کے مندوب اعلیٰ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی پُرزور حمایت کریں گے۔ محترم چوہدری صاحب صدارت کے لئے امیدوار ہیں اور توقع ہے کہ آپ کو بہت وسیع پیمانے پر حمایت حاصل ہو جائیگی سخت قسم کی مخالفت صرف بھارت کی طرف سے متوقع ہے۔ عرب حلقے جنرل اسمبلی کے صدر کے طور پر ایک اور مسلمان کے منتخب ہو جانے کے امکان پر خوش ہیں کیونکہ جنرل اسمبلی کے موجودہ سیشن ۶۲-۱۹۶۱ء کے صدر تونس کے مونگی سلیم ہیں۔ بھارت اس خیال سے کہ ایک پاکستانی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب نہ ہو سکے خاموشی سے سیلون کے پروفیسر جی پی مالاسکیرا کی حمایت کر رہا ہے۔

ایک اور ایشیائی امیدوار جاپان کے کٹسواو کاڑاکی ہیں ؛

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ ۲۵ مئی۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے بہت ناساز ہے ضعف کی شکایت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بھی جسمانی تکلیف کے باعث عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت حضرت مولانا صاحب موصوف اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا فرمائیں۔

ایٹم کی ساخت پر لیکچر

جناب ڈاکٹر عبدالبصیر پال صدر شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی لاہور مورخہ ۲۸ مئی بروز پیر ½۱۱ بجے تعلیم الاسلام کالج کے کیمسٹری تھیٹر میں "ایٹم کی ساخت" کے موضوع پر اردو میں تقریر فرمائیں گے شائقین حضرات سے شرکت کی درخواست ہے

(سیکرٹری سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عمل و کردار کا مرقع

ماہنامہ "انصار اللہ" کا ہر شمارہ عمل و کردار کے ایک مرقع کی حیثیت رکھتا ہے جو آپکو یہ باور کراتا ہے کہ احمدی ہونے کی حیثیت میں عمل و کردار کے لحاظ سے آپکو کس بلندی پر ہونا چاہیئے۔ اس کا باالتزام مطالعہ دینی فرائض کی کما حقہ بجا آوری میں آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

بلند علمی معیار، اعلیٰ کاغذ اور عمدہ کتابت و طباعت کے باوجود سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ؛

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

یوم تحریک جدید ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار منایا جائے

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کرے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار جملہ جماعتیں یوم تحریک جدید منائیں اور اپنی مساعی و نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے یہ درخواست بذریعہ خطوط بھی کی جا رہی ہے۔ اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی فرمائی جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۲ء

سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو خطاب کرکے فرماتے ہیں:-

"تم پر خدا تعالیٰ کی حجت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔" (ملفوظات مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۴۹)

جماعت احمدیہ کا ایک فعال جماعت کی طرح کام کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ یہ جماعت دوسری جماعتوں کی طرح کوئی خود ساختہ جماعت نہیں ہے یہ ایسی جماعت نہیں ہے جیسا کہ دوسری مجلسیں یا انجمنیں ہوتی ہیں کہ چار آدمی ملکر اپنا ایک لائحہ عمل تیار کر لیتے ہیں اور کوئی کام شروع کر دیتے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت ہے جس کا پروگرام خود اللہ تعالیٰ نے ترتیب دیا ہے اور جس کی بنیاد ان اصولوں پر رکھی گئی ہے جن اصولوں پر تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ جماعت کا شاید ہی کوئی فرد ایسا ہوگا جس نے اس جماعت کی صداقت کے الٰہی نشان نہ دیکھے ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر احمدی اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھ کر اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ پورے اخلاص کیساتھ کام کرتے ہیں ان میں اتحاد اغراض و مقاصد کامل ترین صورت میں پایا جاتا ہے ان میں اگر اختلاف بھی پیدا ہوتا ہے تو وہ بھی خلوص دل سے ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے کوئی ضرر جماعت کی رفتار ترقی پر نہیں پڑتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تصنیف احمدیت کا پیغام میں فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں تو اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ اس سے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ بہت بڑی شان رکھتا ہے اور انسان اس کے مقابلہ میں ایک کیڑے سے بھی بدتر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت سے پر ہوتے ہیں اور وہ کوئی کام بھی بلاوجہ اور بغیر فائدہ کے نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

"وما خلقنا السموٰت والارض وما بینھما لاعبین" (سورہ دخان)

یعنی ہم نے یہ زمین اور آسمان یونہی نہیں پیدا کئے بلکہ ان کی پیدائش میں غرض رکھی ہے اور وہ غرض یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرے اور اس کا مظہر بن کر دنیا کے ان لوگوں کو جو بلند پروازی کی طاقت نہیں رکھتے خدا تعالیٰ سے روشناس کرے ابتدائے آفرینش سے لے کر اسوقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سنت جاری ہے اور مختلف اوقات میں خدا تعالیٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دنیا میں مبعوث فرمائے کبھی خدا تعالیٰ کی صفات آدم کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں کبھی نوح کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں کبھی ابراہیم کے جسم میں سے وہ ظاہر ہوئیں تو کبھی موسیٰ کے جسم سے ہویدا ہوئیں کبھی داؤد نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا کو دکھایا تو کبھی مسیح نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اجمالاً اور تفصیلاً انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا کہ پہلے انبیاء آپ کے شمسی وجود کے آگے ستاروں کی مانند ماند پڑ گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام شریعتیں ختم ہو گئیں اور تمام شریعت لانیوالے انبیاء کی آمد کا رستہ بند کر دیا گیا کسی جنبہ داری کیوجہ سے نہیں کسی لحاظ کیوجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت لائے جو تمام ضرورتوں کی جامع اور تمام حاجتوں کو پورا کرنیوالی تھی جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی تھی وہ تو پوری ہو گئی لیکن بندوں کے متعلق کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ صحیح رستہ نہیں چھوڑیں گے اور سچی تعلیم کو نہیں بھولیں گے بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا تھا کہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (سجدہ) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا اور لوگوں کی مخالفت اس کے رستہ میں روک نہیں بنے گی مگر پھر ایک عرصہ کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا اور ایک ہزار سال میں یہ دنیا سے اٹھ جائیگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قیام دین کے زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ اوپر حدیث بیان کی جا چکی ہے اور قرآن کریم بھی الٓمٓ کے ذریعہ سے دو سو اکہتر سال کا عرصہ اس زمانہ کو قرار دیتا ہے اسکے ساتھ ہزار سال تک دین کے آسمان پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے تو یہ ۱۲۷۱ ہوتا ہے گو دنیا سے اسلام کی روح کے غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم کی رو سے ۱۲۷۱ سال ہے یا تیرھویں صدی کا آخر جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور ایک ہادی اور راہنما آیا کرتا ہے تاکہ دنیا ہمیشہ کے لئے شیطان کے قبضہ میں نہ چلی جائے اور خدا تعالیٰ کی حکومت ابدی طور پر دنیا سے مٹ نہ جائے پس ضروری تھا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا۔ وہ کوئی ہوتا مگر آنا ضرور تھا یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آدم کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے انکی خبر لی نوح کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے انکی خبر لی ابراہیم کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے انکی خبر لی موسیٰ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے انکی خبر لی عیسیٰ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کی خبر لی لیکن سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں خرابی پیدا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی خبر نہ لے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق تو یہ پیشگوئی تھی کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے آپ کی امت میں ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد مبعوث ہوا کرے گا کیا کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد ظاہر ہوتے رہیں جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱) لیکن اس عظیم الشان فتنہ کے موقع پر جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا میں انبیاء آنے لگے ہیں وہ اس فتنہ کی خبر دیتے چلے آئے ہیں کوئی مامور نہ آئے کوئی ہادی نہ آئے کوئی رہنما نہ آئے مسلمانوں کو دین حقہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہ کی جائے مسلمانوں کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں سے نکالنے کے لئے آسمان سے کوئی رسی نہ گرائی جائے وہ خدا جو ابتدائے عالم سے اپنے رحم و کرم کے نمونے دکھاتا چلا آیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کے رحم اور کرم کے دریا میں مزید جوش پیدا ہو گیا ہے نہ کہ اس کا رحم اور کرم مٹ گئے ہیں اگر خدا تعالیٰ کبھی بھی رحیم تھا تو امت محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ رحیم ہونا چاہیئے اگر خدا تعالیٰ کبھی بھی کریم تھا تو امت محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ کریم ہونا چاہیئے اور یقیناً وہ ایسا ہی ہے قرآن کریم اور احادیث اس امر پر شاہد ہیں کہ امت محمدیہ میں جب کبھی خرابی پیدا ہو گی خدا تعالیٰ اپنی طرف سے ہادی اور راہنما بھجواتا رہے گا خصوصاً اس آخری زمانہ میں جبکہ دجال کا فتنہ ظاہر ہوگا عیسائیت غالب آ جائیگی اسلام ظاہری طور پر مغلوب ہو جائے گا اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کر لیں گے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہوگا اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی اسلام کا مغز کہیں نظر نہ آئیگا اور قرآن کے معنے کبھی پر روشن نہ ہوں گے۔

پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔" (احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵)

اس سے ظاہر ہے کہ ہمارا علی وجہ البصیرت یہ عقیدہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیاء دین کے لئے کھڑا ہوا ہے ہر احمدی کا یہی عقیدہ ہے اور جو شخص اس جماعت میں داخل ہونا قبول کرتا ہے اسی کے لئے لازم ہے کہ وہ اس نظام کی پابندی کو اپنا شعار بنائے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ دراصل جماعت میں داخل ہی نہیں ہے یہ تو دیوانوں کا کام ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں اس کا حقیقی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کر ہی کیا سکتا ہے! اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تو وہاں جا اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ جماعت تو بناتے لیکن سب علیحدہ رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے تو پھر ایسے کام کون کرے گا۔" (پیغام احمدیت صفحہ ۲۹)

ظاہر ہے کہ جو جماعت اس دعوے کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے اس کا کام بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے جو اس دعوے کو صحیح ثابت کر سکے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اسی کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔

اسلمت لرب العالمین

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ

حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت

از مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ سینئر لیکچرار گورنمنٹ کالج میرپور جہلم

خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور احادیث سے ثابت ہے کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے۔ کوئی نبوت ایسی نہیں گزری جس کے بعد خلافت نہ ہوئی ہے۔ مسیح موعود کو نبی اللہ کہہ کر پکارا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس وجود باجود کے متعلق فرمایا:-

یتزوج ویولد لہ

کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں قابل رشک اولاد پیدا ہوگی۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ پر فرماتے ہیں:-

"آنحضرتؐ نے جو یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ تو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خاص طور پر ایک صالح فرزند عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ کی نظیر ہوگا۔ اور ہر ایک امر میں اس کا مطیع و فرمانبردار اور وہ اللہ تعالےٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔"

اسی طرح حضور فرماتے ہیں

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

مسیح موعود کے ہاں ایک عظیم الشان بیٹا تولد ہونے کی خبر حضرت شاہ ولی نعمت اللہ رحمۃ اللہ نے یوں دی

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اس جگہ حضرت شاہ ولی نعمت اللہ صاحب نے اس بیٹے کے خلیفہ ہونے کی بھی خوشخبری دی ہے۔ چونکہ مسیح موعود کو امتی نبوت کے مقام پر فائز ہونا تھا۔ اس لئے الٰہی دستور کے مطابق جب انہیں اس دنیا سے رخصت ہونا تھا تو ان کے لگائے ہوئے نخل کی آبیاری خاص طور پر ان کے ایک بیٹے نے کرنی تھی۔ جس سے مسیح موعود کے اپنے زمانہ کی یاد تازہ ہوئی تھی۔ ایک معروف کتاب تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین جلد اول صفحہ ۱۸٦ پر تحریر ہے۔

"یہ خط نصرانیوں کو پہنچا (ان خطوط کا تذکرہ ہے۔ جو نبی اکرمؐ نے دعوتِ اسلام کی خاطر رقم فرمائے تھے ناقل) تو ان کے علماء و زہاد و رہبان جمع ہوئے اور چند روز ان کے درمیان اس امر میں مباحثہ و مناظرہ ہوتا رہا۔ کہ آیا یہ محمدؐ وہی ہیں جن کی مسیح علیہ السلام و دیگر انبیاء کرام نے خبر دی ہے یا کوئی اور۔ بعض متعصب کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے بعد قیامت تک دو پیغمبر ہوں گے۔ ایک نام محمدؐ اور دوسرے کا احمدؐ ہے۔ موسےٰؑ کو اول کی خبر دی گئی ہے اور عیسےٰؑ کو دوسرے کی ..... وہ پیغمبر جس کی بادشاہی روئے زمین پر پھیلے گی اور دین کامل کا خاتمہ اس پر ہوگا۔ اس کے بعد آئے گا۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اس کے فرزند نہیں بخلاف اس پیغمبر موعود کے کہ اس کی (نسل) جاری و رواں ہوگی اور ایک فرزند اس کا ہوگا کہ تمام عالم پر (روحانی) حکومت کرے گا۔"

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کے خلیفہ ہونے کی خوشبو آئی۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے ہاں خاص طور پر جب اولاد کا تذکرہ کیا۔ اور پھر اس حدیث سے جو معانی اخذ کئے گئے۔ اور بعض دیگر بزرگوں نے جن معانی کی تعیین کی ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے کے بعد ان کے ایک بیٹے نے خلیفہ ہونا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب لوگوں نے ایک خاص نشان کا مطالبہ کیا۔ تو حضور کی تضرعات کو سن کر اللہ تعالےٰ نے انہیں ایک بیٹے کی بشارت دی۔ جسے ۹ سال کے اندر پیدا ہونا تھا۔ اور بہت سی صفات سے متصف ہو کر مصلح موعود کی صفات کا متصف بننا تھا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اوپر نبی کا اطلاق نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ نبی کہہ کر پکارا گیا۔ لیکن آپ عرف عام کے طور پر اپنے تئیں نبی نہیں کہتے تھے۔ چونکہ آپ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے اور کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے بلکہ محض سید ولد آدم سرور کائنات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسلام کے نخل کی آبیاری اور اس کی رونق و ترو تازگی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے اگرچہ نبی کے لغوی معانی کے لحاظ سے ہی آپ کو کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل تھا۔ تاہم اس لفظ کو اپنے اوپر چسپاں کرنے سے آپ ہچکچاہٹ محسوس فرماتے تھے۔ لیکن وحی الٰہی نے پکارا اور مسلسل وحی میں حضور کو نبی کہہ کر مخاطب کیا گیا۔ جس پر بالآخر حضور نے فرمایا۔

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

نیز فرمایا:-

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک کہ اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

(مسیح موعود کا مکتوب آخری ..... اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہمارے الہامات میں جو نبی آیا ہے تو یہ شرطیں ساتھ رکھتا ہے۔ اول یہ کہ نئی شریعت نہیں لایا۔ دوسرے آنحضرتؐ کے واسطے سے ہے۔"

(الحکم، فروری ۱۹۰۳ء)

جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق نبی ہیں۔ اور انہیں امتی نبی کے مرتبے کا شرف حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ نبوت کے زمانے کی برکات کا خلافت کی صورت میں جاری و ساری رہنا ضروری تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی مجسم قدرت اور خلافت کو دوسری قدرت بتاتے ہوئے اپنے بعد سلسلۂ خلافت کی ضرورت اور اس کے جاری رہنے کا یوں اظہار فرمایا ہے۔

"خلیفہ در اصل رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں۔ لہذا خدا نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض کے لئے خدا نے خلافت کو تجویز کیا ہے تا دنیا کبھی اور کسی زمانے میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

نیز فرمایا:-

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

(الوصیت)

مشیت ایزدی کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں مصلح موعود کی پیشگوئی کے بعد ایک بیٹا پیدا ہو کر مولائے حقیقی کو جا ملا۔ اس پر مخالفین نے شور مچایا۔ اور زمین و آسمان سر پر اٹھا لیا کہ پیشگوئی جو ایک عظیم الشان بیٹے کی ولادت سے متعلق تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ اسی پر ۱۸۸۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتابچہ شائع فرمایا۔ جو سبز اشتہار کے نام سے موسوم ہوا۔ اور اس میں اپنے بیٹے کی جدائی پر صبر و استقامت کا اظہار کرتے ہوئے حضور نے یہ بھی لکھا کہ خدا کی طرف سے پیشگوئی جو مصلح موعود کے بارے میں ہے۔ وہ ضرور پوری ہوگی۔ اور مقررہ میعاد کے اندر لڑکا ضرور پیدا ہوگا۔ اس کا نام محمود ہوگا اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تمام صفات کا حامل ہوگا۔ جو مصلح موعود سے متعلق ہیں۔ پھر کمال بشاشت سے اپنے مولائے حقیقی پر بھروسہ کرتے ہوئے جو ان کے روحانی مرتبے کا طرۂ امتیاز تھا۔ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں

اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔

وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ (سورۂ بقرہ)

یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں ان پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں،

دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال المرسلین والنبیین والائمہ والاولیاء والخلفاء ہے تا ان کی اقتدار اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونے پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعے سے یہ دونوں شقیں ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے اوّل قسم کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرد کے ہو کر خدا کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہرا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہنچا گیا اور یہ بات کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا بلکہ اس کی موت ان سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی جنہوں نے محض للہ اس کی موت سے غم کیا اور اس ابتلا کی برداشت کر گئے کہ جو اس کی موت سے ظہور میں آیا غرض بشیر ہزاروں صابرین کے لئے ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا تھا اور اس پاک آنیوالے اور پاک جانے والے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی اور دوسری قسم کی رحمت جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

اس جگہ سیدنا اقدس مسیح موعود علیہ السلام رحمتِ الٰہی کے نزول کی یہ دونوں شقیں اپنی اولاد کے ذریعے سے پوری ہوتی بتاتے ہیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

" اور بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں ...... اور دوسری قسم کی رحمت جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے ...... خدا نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے ....."

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ:۔

۱۔ رحمت الٰہی کی پہلی شق بشیر اول کی رحلت سے ظاہر ہو گئی

۲۔ اور رحمت الٰہی کی دوسری شق محمود ایدہ اللہ الودود کی ذات میں معرض وجود آنی تھی۔ نیز رحمت الٰہی کی دوسری شق کی تکمیل کے لئے محمود ایدہ الودود کو مرسلین انبیاء۔ ائمہ، اولیا، خلفاء کے زمرے میں سے ہونا تھا۔ چونکہ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو حضور علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر ہونا تھا اس لئے یقینی طور پر انہیں خلیفہ ہونا تھا اور چونکہ "انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفہ" کے دور سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کی یاد تازہ ہونی تھی اس لئے محمود ایدہ اللہ کا وجود اقتداء اور ہدایت کا موجب ہونا تھا دوسرے لفظوں میں انہیں مصلح موعود ہونا تھا تاکہ رحمت الٰہی کے نزول کی دوسری شق بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہو۔

جب حضرت محمود ایدہ اللہ الودود پیدا ہوئے تو پہلے تفاؤل کے طور پر ان کا نام محمود رکھا گیا لیکن پھر کامل انکشاف کے بعد حضور نے لکھا:۔

"..... چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے" (سراج منیر ص ۳۱)

الغرض سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تصریح فرما دی کہ ان کے بعد سلسلۂ خلافت جاری ہوگا نیز یہ کہ حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ بھی ہوں گے اور مصلح موعود بھی۔ آپ کے بعد حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح اول کا زمانہ آتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم نے استفسار کیا تو آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"

اسی طرح مفتی محمد صادق صاحبؓ نے تحریر فرمایا:۔

"حضرت استاذی المکرم خلیفہ اولؓ کے دورِ خلافت کے زمانہ میں جبکہ یہ عاجز اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا ایک دن دفتر اخبار میں بیٹھے ہوئے چند دوست باتیں کر رہے تھے حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کا جو لطف تھا وہ نہ رہا تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ جب میاں صاحب خلیفہ ہوں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا"

(الفضل ۲ر فروری ۱۹۴۵ء)

مبارک ہیں وہ اشخاص جو دنیوی اغراض کو خیرباد کہہ کر محض رضائے الٰہی کے لئے اور مولائے حقیقی کو خوش کرنے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مکمل عہد اخوت باندھتے ہوئے جہاں خلیفۃ المسیح اوّل کی بیعت سے مشرف ہوئے وہاں حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت سے بھی مشرف ہوئے جن کا وجود باوجود مصلح موعود ہے اور انکی خلافت کی بشارت ان کی پیدائش سے قبل ہی رحمت الٰہی کے نشان کے طور پر دی گئی تھی"

پروگرام جلسہ ہائے تحریک جدید محلہ جات ربوہ

نمبر شمار	تاریخ	بوقت	مقام جلسہ	نام محلہ
۱	۲۵/ ۵/ ۶۲	بعد نماز مغرب	مسجد دار الرحمت وسطی	محلہ دار الرحمت شرقی
۲	۲۵/ ۵/ ۶۲	"	" "	" " وسطی
۳	۲۶ ۵/۶۲	"	مسجد غلہ منڈی	" " غربی
۴	"	بعد نماز عشاء	مسجد محلہ	فیکٹری ایریا
۵	۲۸ ۵/۶۲	بعد نماز مغرب	" "	محلہ دار الیمن
۶	۲۹ ۵/۶۲	" " "	مسجد متصل پہاڑی	" دار النصر
۷	۳۰ ۵/۶۲	"	جامعہ احمدیہ	" باب الابواب
۸	" "	"	"	" دار البرکات
۹	" "	"	"	تعلیمی ادارہ جات
۱۰	۳۱ ۵/۶۲	"	مسجد مبارک	محلہ دار الصدر شرقی
۱۱	۱ ۶/۶۲	"	مسجد محلہ	" " غربی الف
۱۲	۲ ۶/۶۲	"	مسجد محلہ	" " " ب

ان جلسوں میں خطاب کرنے کے لئے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب، مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مولوی دوست محمد صاحب شاہد جیسے فاضل دوستوں کو درخواست کی جا رہی ہے۔ صدر صاحبان محلہ جات اپنے اپنے حلقہ میں حاضری کا اہتمام فرما دیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام یوم خلافت پر تقریری مقابلے

۲۷ مئی بروز اتوار انشاء اللہ العزیز مسجد نور ملحقہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مغرب کی نماز کے بعد "یوم خلافت" کی تقریب پر مندرجہ ذیل شکل میں انعامی تحریری مقابلے منعقد ہوں گے

۱۔ ۵ سے ۷ منٹ کی تقریر جس میں جماعت دہم تک کے تمام احمدی طلباء (بشمولیت ان طلباء کے جو امسال سیکنڈری بورڈ کے امتحان میں شامل ہو چکے ہیں) مقابلہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

موضوع تقریر:۔ برکات خلافت یا خلافت کی ضرورت اور اہمیت جماعت احمدیہ میں

۲۔ ۷ منٹ سے ۹ منٹ کی تقریر۔ میٹرک اور میٹرک سے اوپر (بشمولیت طلباء جامعہ احمدیہ۔ تمام احمدی طلباء اور غیر طلباء حضرات شامل ہو سکتے ہیں۔

موضوع:۔ جماعت احمدیہ کا نظام خلافت ہی صحیح اسلامی خلافتی نظام ہے یا خلافت احمدیہ کا نظام "الوصیت" کے عین مطابق ہے۔

ہر دو حصوں میں اول اور دوم آنے والے مقررین کو انعام دیا جائے گا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے مقررین اپنے نام اور پتہ سے سٹاف سیکرٹری کو جلد اطلاع دے دیں باہر سے آنے والے مقررین کا قیام و طعام سکول کے ذمہ ہوگا۔

بعض دینی موضوعات پر اہم مقالے (انگریزی)

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ایک متبحر عالم اور اعلیٰ پایہ کے مصنف اور مضمون نگار تھے آپ نے مختلف اوقات میں بعض اہم دینی موضوعات پر جو قیمتی مقالے انگریزی زبان میں تحریر فرمائے تھے انہیں ایک کتابچہ کی صورت میں

"THE NEED OF REVELATION CO- OPERATION"

کے نام سے شائع کیا گیا ہے یہ کتابچہ انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۶۲ پیسے فی نسخہ۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے مل سکتا ہے۔

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان ولادت:۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۶/۴/۶۲ کو میری لڑکی شمیمہ سلطانہ کو فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک بخت خادم دین اور عمر دراز بنائے اور بچہ کی عمر دراز ہو نومولود کا نام بیدار بخت خاں تجویز کیا گیا ہے (عائشہ بانو اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک لالہ راولپنڈی)

حضرت مرزا صاحب ایک سچے عاشق رسول کی طرح شغف و شدت کے ساتھ ختم نبوت کے قائل تھے

لوگ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کئے بغیر محض سنی سنائی باتوں پر اعتماد کر کے جماعت سے بدظن ہو جاتے ہیں

اسلام یکسر عمل ہے اور احمدی جماعت نے اس عملی پہلو کو اپنے سامنے رکھ کر اپنے اندر ایک عدیم النظیر روح پھونک لی ہے

ایک خط کے جواب میں مولانا نیاز صاحب فتحپوری ایڈیٹر ماہنامہ نگار لکھنؤ کا بیان

ہندوستان کے مشہور ادیب مولانا نیاز صاحب فتحپوری نے اپنے مؤقر ماہنامہ نگار لکھنؤ (ماہ مئی سنہ ۶۲ء) میں باب المراسلہ کے کالم میں "ربوہ اور نگار" کے زیر عنوان ایک مراسلہ کا جو جواب شائع کیا ہے۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خط

میں عرصہ سے تپ دق میں مبتلا ہوں اور صحت بہت خراب ہے۔ دعا کیجئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے آپ کو ساڑھے پانچ ہزار روپے دئے گئے ہیں تاکہ میں نگار کو پاکستان سے نکالوں میری رائے میں آپ کو راولپنڈی اگر نگار نکالنا چاہیئے۔ اسلام آباد یہاں نیا شہر بن رہا ہے۔ اور بڑی ترقی کی اسکیمیں سامنے ہیں۔ (عبدالحمید نعمانی راولپنڈی)

جواب

عزیزمی! یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ آپ تپ دق میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں۔ یہ مرض اب لاعلاج امراض میں سے نہیں رہا اور اکثر مریض اس بیماری کے اچھے ہو جاتے ہیں باقاعدہ علاج جاری رکھئے۔ امید ہے آپ صحتیاب ہو جائیں گے۔

مجھے ربوہ سے ساڑھے پانچ ہزار کی امدادی رقم ملنے کی جو خبر آپ نے سنی ہے بالکل غلط ہے۔ اور مجھے حیرت ہے کہ آپ نے جو میری افتاد طبع سے پوری طرح واقف ہیں کیونکر اس کا یقین کر لیا کہ جو کچھ میں احمدیت کی موافقت میں لکھ رہا ہوں۔ وہ نتیجہ ہے اس امداد کا۔

آج تک میں ربوہ نہیں گیا۔ اور نہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے مل سکا۔ لیکن ارادہ ضرور ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہاں احمدی جماعت کی تنظیم کا مطالعہ کروں گو میں قادیان جا کر وہاں کی تنظیم کا بڑا گہرا اثر دل پر لے کر آیا ہوں اور ربوہ میں بھی یقیناً وہی ہوگا جو قادیان میں دیکھ چکا ہوں بہرحال آپ نے جو کچھ سنا ہے وہ بالکل غلط ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جس حد تک میرے ضمیر کا تعلق ہے وہ کسی قیمت پر نہیں خریدا جا سکتا۔

پچھلے دو سال کے اندر تک میں نے میرزا غلام احمد صاحب اور ان کی تحریک کو بہت برا کہا ہے لیکن محض بربنائے حقیقت و صداقت و آزادی ضمیر۔ مجھے معلوم تھا کہ سارا زمانہ احمدی جماعت، اور مرزا غلام احمد صاحب کا مخالف ہے۔ لیکن جب میں نے خود اس جماعت کے لٹریچر اور اس کے عملی پہلو کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مخالفت محض بربنائے عصبیت ہے اور جو الزامات میرزا صاحب موصوف پر قائم کئے جاتے ہیں ان میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔

سب سے بڑا الزام ان پر یہ عاید کیا جاتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہ تھے حالانکہ اس سے زیادہ لغو و لایعنی الزام کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ یقیناً ختم نبوت کے قائل تھے اور غالباً اس شغف و شدت کے ساتھ جو ایک سچے عاشق رسول میں پایا جانا چاہیئے۔ وہ اپنے آپ کو بربنائے تقلید نبوی، رسول کا سایہ اور اسوۂ نبوی کا مظہر ضرور قرار دیتے تھے۔ سو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہر شخص جو رسول اللہ کی زندگی کو سامنے رکھ کر اس کی تقلید کرے وہ "ظل نبوی" کہلایا جائے گا۔ اور اگر میرزا صاحب نے عملاً اس کو دکھایا تو وہ یقیناً ظل نبوی بھی تھے اور بروز اسوۂ رسول بھی۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ لوگ نہ احمدی جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں اور نہ اُن کے کارناموں کو دیکھتے ہیں اور محض سنی سنائی باتوں پر اعتماد کر کے اس کی طرف سے بدظن ہو جاتے ہیں۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ مخالفین احمدیت بھی اس کی تنظیم، اور اس کی وسعت تبلیغ کے قایل ہیں (جن سے دجال کے دور افتادہ علاقوں میں بھی اسلام کی حقیقت لوگوں پر واضح ہوتی جا رہی ہے) لیکن جس وقت سوال میرزا غلام احمد صاحب کے عقائد و کردار کا آتا ہے تو وہ چراغ پا ہو جاتے ہیں۔ محض اس لئے کہ ان کے زمانہ میں چند سر پھرے مولویوں نے بربنائے رشک اپنی نااہلیت چھپانے کے لئے مرزا صاحب موصوف کو برا بھلا کہنا شروع کیا تھا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا صاحب نے ۸۶ سے زیادہ کتابیں اپنی مختصر عمر میں لکھیں اور ان سب کا مقصود صرف یہ تھا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کو صحیح معنی میں پیش کریں۔ اور مسلمانوں کی ایک باعمل جماعت دنیا میں پیدا کر سکیں سو آپ خود غور کیجئے کہ ان کے مخالفین دس آدمیوں کی بھی کوئی جماعت پیدا نہ کر سکے اور مرزا صاحب کی تعلیم کے زیر اثر آج دنیا کے ہر گوشہ میں لاکھوں انسان تعلیم اسلام سے روشناس ہو چکے ہیں۔ اور اس قدر پابندی سے احکام اسلام کے متبع ہیں کہ مجھے تو اس کی مثال کسی بڑے سے بڑے عمامہ بند مولوی میں بھی نہیں ملتی

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مذہب اسلام کوئی خیالی مذہب نہ تھا اور نہ اس کی بنیاد کسی ذہنی فلسفہ پر قائم تھی بلکہ وہ یکسر عمل ہی عمل تھا اور احمدی جماعت نے اسی عملی پہلو کو سامنے رکھ کر اپنی جماعت میں ایک ایسی نئی روح پھونک دی جس کی مثال ہمیں کسی دوسری مسلم جماعت میں اس وقت نہیں ملتی۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ وہ افراد جو نماز باجماعت کے پابند ہوں، جو ایام صیام کا پورا احترام کرتے ہوں، جو صدقہ و زکوٰۃ کی رقم بغیر کسی پس و پیش کے نکالتے ہوں، جو لہو و لعب کی زندگی سے متنفر ہوں جو حد درجہ سادہ معاشرت بسر کرتے ہوں، جو کسی وقت بے کار زندگی نہ بسر کرتے ہوں، جو ہر وقت ہر انسان کی خدمت کے لئے آمادہ رہتے ہوں، جو صادق القول ہوں امین ہوں عہد و پیمان کے پابند ہوں۔ ان کو آپ برا کہتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی موعود سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جس حد تک روایات کا تعلق ہے وہ میرزا صاحب پر منطبق ہو سکتی ہیں۔

آپ آج کل علیل ہیں اس لئے مطالعہ کتب کا وقت آپ کے پاس کافی ہوگا۔ اگر نامناسب نہ ہو تو سب سے پہلے میرزا صاحب کی براہین احمدیہ پڑھ ڈالئے اور اس کے بعد ان کی دوسری تصانیف۔ آپ پر خود واضح ہو جائے گا کہ میرزا صاحب کتنے بڑے انسان کتنے سخت قائل نبوت تھے اور کیسے کیسے چھوٹے انسانوں نے ان کے بلند کردار پر خاک ڈالنے کی کوشش کی۔

رب رہا آپ کا آخری مشورہ کہ نگار پاکستان سے نکالا جائے، سو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا لڑکا عارف نیازی "نگار پاکستان" کے نام سے یہ بھی کر رہا ہے اور یہ پرچہ ہو بہو نگار لکھنؤ کا چربہ ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ راولپنڈی بڑی اچھی جگہ ہے اور میں بھی بہت پسند کرتا ہوں۔ میرے بعض اعزہ بھی وہاں رہتے ہیں۔ لیکن نگار پاکستان کی اشاعت وہاں سے ممکن نہیں کیونکہ اس کا ڈیکلریشن کراچی میں منظور ہوا ہے اور وہیں اس کا دفتر قائم ہو چکا ہے۔

رہا نگار لکھنؤ سو بدستور یہیں سے جاری رہے گا۔ جب تک اس کی سکت مجھ میں باقی ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو شفاء عاجل عطا فرمائے۔

(ماہنامہ نگار لکھنؤ ماہ مئی سنہ ۶۳ء صفحہ ۶۵-۶۴)

بقایا دار مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا مالی سال شروع ہوئے چار ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن چندہ جات کی وصولی تدریجی بجٹ سے بہت کم ہے۔ بعض مجالس نے ابھی تک اس کام کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ اس لئے عہدہ داران سے بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ وصولی کی طرف پوری توجہ فرمائیں اور جملہ اراکین سے بانشرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

گوشوارہ وصایا ضلع وار

بابت یکم مئی ۱۹۶۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء

جہاں تک نظام وصیت کی اہمیت اور اس کی عظمت کا تعلق ہے وہ بطریق احسن اور موثر ترین پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ "الوصیت" میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات اور تحریروں کے ذریعہ احباب جماعت کو ذہن نشین کرا دی ہے مگر باوجود اس بات کے اس وقت تک وصیت کرنے والوں کی کل تعداد جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے جس کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۲۳/۲/۶۲ میں فرمایا اور جماعت کو تحریک فرمائی کہ :-

"اس پیغام کے ذریعے جماعت کے ہر فرد کو جس کا گزارہ خواہ آمد پر یا جائیداد پر ہے نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتا ہوں اور ہر مرکزی اور مقامی جماعت کے عہدیداروں کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص توجہ کریں اس غرض کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت میں سیکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جو اس تحریک کو چلاتے رہیں اور اس طرح امراء اور مربیان سلسلہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔"

مگر سال زیر رپورٹ (یکم مئی ۶۱ء لغایت ۳۰ اپریل ۶۲ء) میں صرف ۵۲۷ نئی وصایا ہوئی ہیں جن میں سے حضور کے پیغام کی اشاعت تک ۳۶۹ ہو چکی تھیں اور باقی صرف ۱۵۸ وصایا پیغام کی اشاعت کے بعد ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں اول الذکر تعداد بھی حضور کی ہی روحانی توجہ کا نتیجہ اور حضور کی ہی برکت ہے مگر جب حضور نے خاص پیغام کے ذریعہ جماعت کو بالعموم اور امراء صدر صاحبان اور سلسلہ کے مربی اصحاب کو بالخصوص اس طرف متوجہ فرمایا تھا۔ تو اس تعداد میں معتدبہ اضافہ ہونا چاہیئے تھا

گوشوارہ مندرجہ ذیل میں جو اعداد و شمار پیش کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بعض اضلاع کے ذمہ وار عہدہ داران میں کوئی خوشکن اور نتیجہ خیز بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں نے دفتر کے سابقہ تجربہ اور احتیاط کے باوجود پیہم اصرار کے ساتھ اتنی کثیر تعداد میں رسالہ الوصیت اور فارم ہائے وصیت منگوائے گویا وہاں کا ہر فرد وصیت کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ مگر اب وہ جماعتیں ذیل کے گوشوارہ میں اپنی جدوجہد کا نتیجہ خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔ میں ان کے نام ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ تلافی مافات کے لئے اب بھی موقعہ ہے۔ ذمہ وار عہدہ داران خود بیدار ہوں اور تحریک وصیت کے شایان شان جماعتوں میں بیداری پیدا کریں وصایا کی موجودہ سالانہ تعداد اور ہماری مساعی کی رفتار ہرگز تسلی بخش نہیں ہے اور یہ تعداد اور یہ رفتار نظام نو کے قیام میں افسوسناک تاخیر اور التواء ڈال رہی ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ذکور	تعداد اناث	کل تعداد	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ذکور	تعداد اناث	کل تعداد
۱	کراچی	۷۶	۴۳	۱۱۹	۱۶	رحیم یار خاں	۷	۲	۹
۲	ربوہ	۲۵	۴۰	۶۵	۱۷	بہاولنگر	۴	۵	۹
۳	سیالکوٹ	۲۲	۱۸	۴۰	۱۸	حیدرآباد	۶	۲	۸
۴	منٹگمری	۲۰	۱۶	۳۶	۱۹	راولپنڈی	۲	۴	۶
۵	لاہور	۲۲	۸	۳۰	۲۰	لاڑکانہ	۴	۲	۶
۶	سرگودھا	۱۰	۱۷	۲۷	۲۱	تھرپارکر	۶	x	۶
۷	بہاولپور	۱۶	۶	۲۲	۲۲	کوئٹہ	۱	۳	۴
۸	لائلپور	۸	۱۲	۲۰	۲۳	آزاد کشمیر	۴	x	۴
۹	گوجرانوالہ	۱۱	۹	۲۰	۲۴	مشرقی پاکستان	۴	x	۲
۱۰	جھنگ	۷	۱۰	۱۷	۲۵	نواب شاہ	x	۲	۲
۱۱	مظفرگڑھ	۱۱	۵	۱۶	۲۶	بیرون پاکستان	۲	x	۲
۱۲	ملتان	۸	۷	۱۵	۲۷	جہلم	۱	x	۱
۱۳	شیخوپورہ	۸	۵	۱۳	۲۸	کوہاٹ	۱	x	۱
۱۴	گجرات	۵	۸	۱۳	۲۹	ٹھٹھہ	۱	x	۱
۱۵	پشاور	۶	۵	۱۱		کل تعداد	۲۹۸	۲۲۹	۵۲۷

تعداد جدید وصایا سال گزشتہ ۶۰-۶۱ء ۵۰۶

اضافہ بمقابلہ سال ۶۰-۶۱ء ۲۱

معیار وصیت

حصہ	۱/۱۰	۱/۹	۱/۸	۱/۷	۱/۶	۱/۵	۱/۴	۱/۳
ذکور		۵	۲	x	x	x	x	x
اناث		۱	۷	x	x	۵	۲	x
کل تعداد		۶	۹	x	x	۵	۲	x

سیکرٹری
مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ
ربوہ

فارم ہائے اصل آمد کے متعلق
ضروری اعلان

حصہ آمد کے موصی اصحاب کی خدمت میں ان کی اصل آمد بابت سال گزشتہ (یکم مئی ۶۱ء لغایت ۳۰ اپریل ۶۲ء) معلوم کرنے کے لئے فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا رہے ہیں اور اس اعلان کے ذریعہ درخواست کی جاتی ہے کہ جن احباب کو یہ فارم پہنچ چکے ہیں یا آئندہ کسی وقت پہنچیں براہ مہربانی وہ اس فارم کو پُر کر کے پندرہ دن کے اندر اندر واپس فرمائیں تا کہ ان کی وصیت کا حساب بابت سال ۶۱-۶۲ء مکمل کر کے اُن کو بھیجا جا سکے۔ اس فارم کی واپسی تک حصہ آمد کے کسی موصی کے حساب کی تکمیل و ترسیل ممکن نہیں۔ پس قدر تاخیر فارم پُر کر کے واپس کرنے میں کی جائے گی۔ اسی قدر التواء حساب کی تکمیل و ترسیل میں ناگزیر ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف چک ۳۷ جنوبی غلہ منڈی سرگودھا نے مکرم چوہدری محمد عالم صاحب آف چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا سے کچھ رقم دلانے کے لئے بطریق ثالثی درخواست دی تھی۔ اس سلسلے میں قاضیان مرافعہ اولیٰ ربوہ نے مورخہ ۱۷/۲/۶۲ کو فیصلہ اول (ثالثی) بحال رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کو مکرم چوہدری محمد عالم صاحب مبلغ -/۳۰۰ روپے ادا کریں۔ چونکہ اس فیصلہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک مکرم چوہدری محمد عالم صاحب کو نہیں دی جا سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اس فیصلے کی منسوخی کیلئے ۳۰ یوم تک وہ اپیل بھیج سکتے ہیں

(ناظم دار القضاء)

جامعہ نصرت ربوہ میں گریجوایٹ (لیڈی) کلرک کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک گریجوایٹ (لیڈی) کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اردو اور انگریزی خط و کتابت کا کام بخوبی سرانجام دے سکے۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق -/۸۵ روپے ماہوار ہوگی۔ مہنگائی الاؤنس -/۳۰ روپے اس کے علاوہ ہوگا۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۲۵ مئی ۶۲ء تک مطلوب ہیں

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

پوسٹ گریجوایٹ وظائف

اٹلی میں یک سالہ تعلیم۔ جملہ مضامین ٹیکنیکل کو ترجیح مالیت وظیفہ -/۲۶۰ کرایہ آمد و رفت ٹورسٹ کلاس۔ ٹیکسز و قیمت کتب علاوہ امیدوار کو -/۱۵۰ ماہوار اپنی گرہ سے دینا ہوگا

شرائط:۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ڈگری۔

درخواستیں تین کاپیاں مجوزہ فارم پر معہ مصدقہ نقول اسناد و اصل ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ۵/۶۲ تک بنام اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (۲) منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کراچی ۱ فارم بھی ان سے طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۱۷/۵)

سرٹیفکیٹ کورس لائبریری سائنس

ایسٹ پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) سرٹیفکیٹ کورس ان لائبریری سائنس جاری کر رہی ہے عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ مئی تا اکتوبر ایوننگ کلاسز۔ کل فیس -/۸۲ جو دو اقساط میں قابل ادا ہے۔

شرائط:۔ میٹرک یا انڈر گریجوایٹ

درخواستیں بنام سیکرٹری ۔ ڈبلیو۔ پی۔ ایل۔ اے W.P.LA
بیلی بانچ آف کارس ۶۲-۵-۲۸ تک

(ناظر تعلیم)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہے تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۶۱ - عبدالباری قیوم واقف زندگی ولد کیپٹن نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد -/۲۰ روپیہ ہے جو مجھے جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبدالباری قیوم واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۶ر جنوری ۱۹۶۲ء۔ گواہ شد نواب الدین دار الفضل ربوہ ۲۱/۱/۶۲۔ گواہ شد عبید اللہ ریٹائرڈ ایس ڈی او ربوہ ۲۳/۱/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۶۳ - میں ناصرہ بیگم زوجہ انوار الحق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ایک طلائی انگوٹھی وزنی ۳ ماشے قیمتی -/۳۵ روپے ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۳۰ روپے ایک سادہ مشین سلائی قیمتی -/۱۵۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ روپے۔ میں اس کل جائداد مالیتی -/۵۶۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی آمد پیدا ہوئی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد ناصرہ بیگم زوجہ انوار الحق محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد ناصر احمد کلرک امانت دخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد سراج الدین ثالث درویش۔

نمبر ۱۶۴۶۴ - میں مسماۃ حشمت بی بی بنت مکرم رحمت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ × عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائداد حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۲۱۰ روپے ڈنڈیاں طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۴۰ روپے۔ میزان چار عدد اڑھائی تولہ -/۳۵۰ روپے ڈنڈیوں اور چوڑیوں کی گھڑائی وغیرہ -/۳۰ روپے کل میزان -/۳۸۰ روپے۔ یہ تمام جائداد جو بصورت زیور ہے میری خود پیدا کردہ ہے۔ (۲) میں چونکہ پیدائشی طور پر معذور ہوں میں کوئی کام وغیرہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی میری آمد کا کوئی ذریعہ ہے تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کرکے میں نے یہ اپنا زیور بنایا ہے میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ تحریر کرتی ہوں کہ تا زیست اگر مجھے کوئی آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا حشمت بی بی بنت رحمت اللہ صاحب ساکن ربوہ معرفت چراغ الدین صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد ناصر احمد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد محمد شریف کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید ۱۳/۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۶۵ - میں بانو زوجہ امام الدین قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ... ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ر فروری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۰۰ روپے۔ مشین سلائی قیمت -/۳۷۵ روپیہ زیور ڈنڈیاں تقریباً ۴ ماشہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ کل رقم -/۶۷۵ روپیہ کی ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا بانو زوجہ امام الدین ٹھیکیدار دار الصدر ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمد حسین۔ گواہ شد اللہ بخش سیکرٹری امور عامہ دار الصدر غربی ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۶۶ - میں صاحب بی بی زوجہ رائے خان محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن محلہ دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۲۵ روپے تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں (۲) زیورات طلائی وزنی بیس تولے جس کی اندازاً قیمت دو ہزار روپے ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا صاحب بی بی۔ گواہ شد رائے عبدالحفیظ خان بھٹی متعلم سال دوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد رائے اللہ یار خان بھٹی۔

نمبر ۱۶۴۶۷ - میں عبدالغفار ولد میاں خدا بخش صاحب قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ عبدالغفار ولد میاں خدا بخش قوم کھرل ساکنہ بہاولپور معرفت محمد عقیل معلم وقف جدید دوا خانہ فضل عمر شاہدرہ بستی بہاولپور حال ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۱/۱۲/۶۱۔ گواہ شد عزیز محمد اختر ولد غلام علی خان متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد حمید اللہ ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ولد رحمت اللہ خان۔

نمبر ۱۶۴۶۸ - میں محمودہ اختر بنت فضل الدین قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تنخواہ معہ گرانی الاؤنس -/۹۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ محمودہ اختر حال لیڈی ڈسپنسر سالٹ مائن ہسپتال کھیوڑہ ضلع جہلم ۱۱/۳/۶۲۔ گواہ شد فضل الدین والد موصیہ کلرک خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ۔ گواہ شد۔ ملک فضل احمد چچا موصیہ محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ ۱۱/۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۶۹ - میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الرحمت غربی مکان ۷ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مہر مبلغ تین صد روپیہ کی ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سکینہ بی بی حال پتہ چک سیمانوالی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد اللہ دتا مبشر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد خاوند موصیہ بشیر احمد ولد فقیر محمد ساکن چک سیمانوالی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فرض ہے

کمیونسٹ چین کی طرف سے پاکستان کو اقتصادی امداد کی پیشکش

"صنعتی ترقی اور معدنیات سے استفادہ کے لئے چین ہر ممکن امداد دے سکتا ہے" (پیکنگ ریڈیو)

راولپنڈی ۲۵؍ مئی ۔ کمیونسٹ چین نے پاکستان کو اقتصادی امداد کی پیش کش کی ہے ۔ پیکنگ ریڈیو کے ایک نشریہ میں کل رات بتایا گیا کہ "چین پاکستان کو صنعتی ترقی اور معدنیات سے استفادہ کے لئے ہر ممکن امداد دے سکتا ہے ۔ پاکستان میں معدنی وسائل کی کوئی کمی نہیں ، ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ان معدنیات سے سائنٹیفک اور منظم طور پر استفادہ کیا جائے ۔

اگرچہ سرکاری طور پر چین کی پیش کش پر ابھی کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے (کسی بھی جانب سے) امداد وصول کرنے کے کبھی خلاف نہیں رہا ۔ پاکستان اپنے معدنی وسائل سے استفادہ کے لئے روس سے معاہدہ کر چکا ہے اور اس معاہدے پر عمل درآمد جاری ہے ۔ کمیونسٹ چین کی متذکرہ

پیش کش سے قبل دونوں ملکوں کے درمیان سرحد بندی کے مذاکرات کے لئے سمجھوتہ ہو چکا ہے ۔ بتایا گیا ہے کہ چین سے پاکستان کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں اور موجودہ پیش کش سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے ۔ پاکستان اور چین کے راہنما ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہے ہیں ۔ وزیر اعظم چو این لائی دسمبر ۱۹۵۶ء میں

پاکستان آئے جس کے بعد اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان چین گئے تھے ۔ عین ممکن ہے کہ اب دونوں ملکوں کے راہنما پھر ایک دوسرے ملک کا دورہ کریں ۔

الجزائر سے فرانسیسی باشندوں کا انخلاء

پیرس ۲۴؍ مئی ۔ الجزائر سے فرانسیسیوں اور فرانس کے حامی مسلمانوں کے انخلاء کا سلسلہ کل بھی جاری رہا ۔ آج مارسیلز کے ہوائی اڈے پر الجزائر سے آنے والے مسافروں کی تعداد ۱۲۶۹ تھی ۔ ان میں چالیس الجزائری بھی شامل تھے ۔ کل الجزائر میں پولیس کے دفتر کے سامنے روانگی کے پرمٹ حاصل کرنے والے یورپینوں کی حفاظت کے لئے پہلی مرتبہ پہریدار متعین کئے گئے ۔ فرانس کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ الجزائر سے *

دوسرے امریکی خلاباز کی کرۂ ارض کے گرد کامیاب پرواز

مدار پر تین بار چکر کاٹنے کے بعد کیپسول سمندر میں اتار لیا گیا

کیپ کناویرال ۲۵؍ مئی ۔ امریکہ نے کل اپنا دوسرا خلاء باز کارپینٹر کامیابی سے کرۂ ارض کے گرد پرواز پر بھیجا ہے ۔ آپ نے جس خلائی کیپسول میں پرواز کی وہ ایک اٹلس راکٹ کے ذریعہ خلاء میں بھیجا گیا کیپسول نے (مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق) دوپہر کے بعد پانچ بج کر اکیاون منٹ پر مدار پر پرواز شروع کی ۔ امریکہ گذشتہ فروری میں بھی ایک انسان کو زمین کے گرد پرواز پر بھیج چکا ہے ۔

آج دھند کے باعث اٹلس راکٹ پینتالیس منٹ دیر سے چھوڑا گیا ۔ دھند اس قدر زیادہ تھی کہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا ۔ راکٹ چھوڑے جانے کے صرف ایک منٹ بعد کنٹرول سنٹر سے اعلان کیا گیا کہ راکٹ کے تمام آلات درست کام کر رہے ہیں تین منٹ کے بعد اعلان کیا گیا کہ کیپسول راکٹ سے الگ ہو گیا ہے ۔ راکٹ چھوڑے جانے کے سوا تین منٹ کے بعد خلا باز سکاٹ کارپینٹر نے ریڈیو کے ذریعہ پیغام بھیجا "سب ٹھیک ہے" اور پونے تین منٹ بعد کارپینٹر نے پیغام بھیجا کہ مدار پر پرواز شروع ہو گئی ہے ۔ گویا راکٹ چھوڑے

جانے سے مدار پر جانے تک صرف چھ منٹ کا عرصہ لگا ۔ خلا باز کارپینٹر کیپسول کو خود چلا رہا تھا ۔ کارپینٹر نے ریڈیو پر اپنے پیغام میں بتایا کہ تمام آلات درست کام کر رہے ہیں اور آکسیجن کی سپلائی کا نظام درست ہے ۔ مدار پر تین بار چکر کاٹنے کے بعد کیپسول سمندر میں اتار لیا گیا *

درخواستِ دعا

نعیم الدین صاحب کاٹھگڑھی ہٹریہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ ۲۲؍ مئی سے شدید بیمار ہیں ۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں *

* نقل [illegible] مزید رقم مخصوص [illegible] گزشتہ چند ہفتے [illegible] انک خرچ کے [illegible] مزید ۲۸ کروڑ فرانک مہیا کئے جائیں گے *

متلی

پہاڑ کے چکروں ۔ مختلف بیماریوں اور وضع حمل کی متلی میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کر رہی ہے ۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے ۔

تیار کردہ :- شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

بزبان اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

[illegible] راولپنڈی ڈویژن

[illegible]

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے بمعہ لیبر اور میٹریل ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر مہر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۴؍ جون ۱۹۶۲ء کو دن کے بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے ۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت	اندازاً مقدار
۱ ۔	زون ورکس بہ دوران ۶۳-۱۹۶۲ء			
I ۔	کالا باغ سب ڈویژن			
	(ا) بندیال (ماسوائے) تا کندیاں (بشمول)	۲۰۰/۰۰ روپے ہر ایک زون کے لئے	۳۰-۶-۱۹۶۳ء	۲۰۰۰۰/۰۰ روپے ہر ایک زون کیلئے
	(ب) ماڑی انڈس (ماسوائے) تا کندیاں (ماسوائے)			
	(ج) ماڑی انڈس (بشمول) تا لکی مروت (ماسوائے)			
	(د) لکی مروت (بشمول) تا بنوں (بشمول) اور لکی مروت (بشمول) تا ٹانک (بشمول)			
II	کوہاٹ سب ڈویژن			
	(ا) بوسال (ماسوائے) تا داؤد خیل (ماسوائے)			
	(ب) جنڈ (ماسوائے) تا کوہاٹ (بشمول)			
	(ج) کوہاٹ (ماسوائے) تا ٹل (بشمول)			

۲ ۔ ٹنڈر صرف مجوزہ ٹنڈر فارموں پر دئے جائیں جو اسی روز سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے ۔

۳ ۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر درج نہیں ہیں ۔ انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ۔ ڈبلیو ۔ آر راولپنڈی کے پاس درج کرانے چاہئیں ۔

۴ ۔ ٹنڈر سے متعلقہ کاغذات جن میں ٹنڈر فارم ، ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ہدایات ٹنڈر کی خاص تفصیل جو بھی ہوں زیر دستخطی کے دفتر سے بہ ادائیگی ۵ روپے ناقابل واپسی حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ ٹنڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے ۔

۵ ۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے قبل جمع کرانا ہوگا جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا ۔

۶ ۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو جزواً یا کلاً منظور کرنے کی پابند نہیں ہے ۔

۷ ۔ تین ریٹ الگ الگ شیڈول ریٹ سے کم یا زیادہ دیئے جائیں ۔

(ا) ارتھ ورک کے لئے

(ب) صرف لیبر کے لئے

(ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ راولپنڈی

بنام
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس ایس ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن ، اسسٹنٹ ، زراعتی کالج ، [illegible]
ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد ۔ [illegible]

همدردِ نسواں (حبوبِ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دواء ۔ مکمل کورس انیس روپے دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ